رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰ے

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ے

نمبر ۶۸ | مورخہ ۲۶ شعبان ۱۳۵۳ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۴ دسمبر ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدمتِ دین سے عمر بڑھتی ہے

"جو لوگ دین کے لئے سچا جوش رکھتے ہیں۔ ان کی عمر بڑھائی جائے گی۔ اور حدیثوں میں جو آیا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عمریں بڑھا دی جائیں گی۔ اس کے معنے یہی مجھے سمجھائے گئے ہیں کہ جو لوگ خادمِ دین ہوں گے۔ ان کی عمریں بڑھائی جائیں گی۔ جو خادم نہیں ہو سکتا۔ وہ بڈھے بیل کی مانند ہے۔ کہ مالک جب چاہے۔ اُسے ذبح کر ڈالے۔ اور جو سچے دل سے خادم ہے۔ وہ خدا کا عزیز ٹھیرتا ہے۔ اور اس کی جان لینے میں خدا تعالےٰ کو تردد ہوتا ہے اس لئے فرمایا۔ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض۔"

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۲ء)

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ یکم دسمبر ۱۹۳۴ء کو تین بجے بعد دوپہر بسواری موٹر لاہور تشریف لے گئے۔

اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقامی جماعت کا امیر مقرر فرمایا۔

جلسہ سالانہ کی تیاریاں پوری سرگرمی کے ساتھ شروع ہیں۔ ضروری سامان فراہم کیا جا رہا ہے۔

مقامی جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات جمعہ کے ارشادات پر پورے جوش کے ساتھ عمل پیرا ہونے کے انتظامات کر رہی ہے۔ اور ضروری فہرستیں مرتب کی جا رہی ہیں۔

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی قرار داد تعزیت

ہم ممبران جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

کو حکیم محمد دین صاحب مرحوم کے اس دار فانی سے رحلت فرمانے پر سخت صدمہ ہوا۔ حکیم صاحب مرحوم ہماری جماعت کے عرصہ دراز تک امیر رہے۔ اور ان کا وجود جماعت کے لئے خاص طور پر فیض رسان تھا۔ جماعت کے لئے وُہ رُوحانی اور جسمانی طبیب تھے۔ باوجود بڑھاپے کی کمزوری کے ان کے خطبات۔ اور ارشادات نہایت مؤثر اور اصلاح کُن ہوتے تھے۔ اور ان کا ہر لفظ درد اور اخلاص میں ڈُوبا ہوا ہوتا تھا۔ ایسے قیمتی وجُود کے فوت ہونے پر ممبران جماعت احمدیہ گوجرانوالہ بہت صدمہ محسوس کرتے۔ اور ان کے پس ماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے۔ اور اُن کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خاکسار عبد القادر طیب جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قبولیت دُعا کا ثبوت

پچھلے دنوں عزیزم ملک محمد مجید۔ رفیق احمد اور ان کی والدہ سخت بیمار ہو گئے۔ ۱۱۔ نومبر ۱۹۳۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں دُعا کے لئے عریضہ ارسال کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ شاہد ہے۔ کہ خط تحریر کرتے ہی سب کی حالت رُو بصحت ہو گئی۔ ۲۰۔ ۱۔ نومبر جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دُعا فرمانے کا خط پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے موصول ہوا۔ تو عزیز ان ہر طرح سے بخیریت۔ اور خوش و خورم تھے۔ خاکسار محمد عنایت اللہ انور۔ مرید کے ؛

تلاش مفقود

چوہدری مولا داد صاحب بسرا چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودہ ایک عرصہ سے لاپتہ ہیں۔ مہربانی کر کے وہ خود یا اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ سید علی اصغر شاہ محمود آباد اسٹیٹ۔ ڈاک خانہ نبی سر۔ ضلع تھرپارکر۔ سندھ

بیبی شو کا فسٹ انعام

۲۳۔ نومبر ۱۹۳۴ء میلہ منڈی مویشیاں ننکانہ صاحب کے موقعہ پر لیڈی سلیقہ وزیٹر نے بیبی شو میں اہیمری لڑکی مجیبہ قدسیہ عمر دس ماہ کو فسٹ انعام کے لئے منتخب کیا اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے مبلغ تین روپے انعام عطا فرمایا۔ خاکسار محمد ابراہیم از ننکانہ صاحب ؛

شیخ احمد اللہ صاحب کے متعلق اطلاع

شیخ احمد اللہ صاحب سابق ہیڈ کلرک کنٹونمنٹ بورڈ نوشہرہ چھاؤنی ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء سے ہجرت کر کے قادیان تشریف لے آئے ہیں۔ ان کے بڑے بھائی صوبیدار شیخ محمد عبد اللہ صاحب بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ شیخ صاحب اپنے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں ؛

درخواست دُعا

میرا لڑکا ظہور احمد جارماہ نمونیہ بیمار ہے نیز میری اہلیہ بھی سخت بیمار ہیں۔ احباب دُونوں کی صحت کے لئے دُعا کریں۔ مخالفوں کی طرف سے مجھے نقصان پہنچانے کی سخت کوششیں ہو رہی ہیں۔ احباب دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار محمد شفیع ویٹرنری اسسٹنٹ چک نمبر ۵۰۱ سنڈیانوالہ ؛

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

امسال جلسہ سالانہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ دسمبر ۱۹۳۴ء کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب کو ابھی سے جلسہ میں شمولیت کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اپنے غیر احمدی دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی لا سکیں ؛

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اعلان نکاح

(۱) ۱۴۔ ستمبر ۱۹۳۴ء کو خاکسار کا نکاح زینب بنت سید سیف اللہ شاہ صاحب دیو ساکن قصبہ بیجبہاڑہ سے مبلغ چار سو روپے مہر پر مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار غلام نبی زرگر ساکن کُہری کدل۔ سری نگر ؛

(۲) ۴۔ نومبر ۱۹۳۴ء مولوی عبد الواحد صاحب نے اللہ دتا صاحب کا نکاح مسماۃ رحمت بی بی دختر عبد العزیز صاحب کے ساتھ بعوض تین صد روپیہ مہر پڑھا۔ خاکسار میر غلام محمد یاڑی پورہ

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے سید علی اصغر شاہ صاحب چک نمبر ۱۱۶ جنوبی سرگودہ کے ہاں لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظفر احمد نام رکھا ہے۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور سعادت دارین کے لئے دُعا کریں۔ خاکسار خوشی محمد بی۔ ایس۔ سی محمود آباد اسٹیٹ سندھ ؛ (۲) عاجز کے ہاں ۳۱۔ اکتوبر کو چوتھا لڑکا تولد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے رفیق احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار رشید احمد گرداور۔ بنگلہ نامی واہ تحصیل ننکر کی (۳) شیخ عبد القادر صاحب محمدی سوداگر چرم لاہور کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ لمبی عمر عطا کرے۔ خادم دین اور والدین کے لئے راحت کا موجب ہو۔ آمین۔ خاکسار شیخ محمد بشیر۔ ؛ (۴) ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو مستری محمد حسین صاحب آر۔ اے۔ ایف چھاؤنی لاہور کے ہاں اللہ تعالیٰ نے دُوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو عمر اور سعادت عطا فرمائے۔ خاکسار محمد امیر چھاؤنی لاہور ؛ (۵) میرے بیٹے اسمٰعیل کے گھر ۱۸۔ نومبر کو لڑکی پیدا ہوئی۔ احباب مولودہ اور اس کی والدہ کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار غلام محمد ساکن بھینی۔

دعائے مغفرت

(۱) میری فرماں بردار بیوی جو کہ موصیہ تھیں۔ ۱۰۔ نومبر ۱۹۳۴ء کو فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اپنے پیچھے تین لڑکے۔ اور دو لڑکیاں چھوڑ گئی ہیں جن میں سے بڑا نو سال کا اور سب سے چھوٹا ۲۰ دن کا ہے۔ اپنے احباب سے بالخصوص اور ناظرین الفضل و بزرگان سلسلہ سے بالعموم درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں نیز دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے صبر جمیل عطا فرمائے اور بچوں کا خود کفیل ہو۔ خاکسار شمس الدین از لنڈی کوتل (۲) میرا بھائی عزیز شریف احمد ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۱۴۔ نومبر فوت ہو گیا۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خاکسار خوشی محمد بی۔ ایس۔ سی۔ محمود آباد اسٹیٹ سندھ ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا جماعت سے مالی قربانیوں کا مطالبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سے مالی قربانیوں کا جو مطالبہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے۔ اور جو ۲۹۔ نومبر ۱۹۳۴ء کے اخبار الفضل نمبر ۶۶ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس پر احباب کرام کو فوری توجہ کر کے عملاً لبیک کہتے ہوئے رضاء الٰہی حاصل کرنی چاہیئے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ شعبان ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

"زمیندار" پر اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے خوف و دہشت کا غلبہ

جماعت احمدیہ کے خلاف بے بنیاد افترا پردازیاں

ایک ایسا مجرم اور سیاہ کار جو ہر وقت دوسروں کے خلاف طرح طرح کے منصوبے باندھتا ہے۔ جو اپنے مخالف کو نقصان پہنچانے کے لئے جھوٹ اور دروغ گوئی میں منہمک رہے۔ اور ہر ناجائز سے ناجائز فعل کے ارتکاب کیلئے تیار نظر آئے۔ اس کے لئے سب سے بڑی اذیت اور مصیبت یہ ہوتی ہے۔ کہ اس کے اپنے ہی ناپاک منصوبے۔ اور گندے خیالات جو ہر وقت اس کے دماغ میں چکر لگاتے رہتے ہیں۔ متشکل ہو کر اسے خوف و ہراس میں مبتلا کئے رکھتے۔ اور اس کا خون خشک کرتے رہتے ہیں۔ اسے بات بات میں اپنے لئے "بلائے ناگہانی" اور "عزم جان ستانی" نظر آتا ہے۔ اور ہر افتاد جو اس کی بدکرداریوں کے نتیجہ میں۔ اور اس کی منصوبہ بازیوں کے اثر میں اس پر پڑتی ہے۔ اس کے متعلق وہ یہی سمجھتا ہے کہ جن کے بغض و کینہ میں وہ ہر وقت جلتا رہتا۔ اور جن کے خلاف علانیہ اور خفیہ بُرے سے بُرے افعال کا ارتکاب کرنا جائز سمجھتا ہے۔ وہی اس کا باعث ہیں۔

آج کل اخبار "زمیندار" کے متعلقین اسی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ "زمیندار" کا دعوےٰ تو یہ ہے۔ کہ اس کا وجود جماعت احمدیہ کے لئے پیغام ہلاکت ہے۔ اور وہ دن رات یہی کوشش کرتا رہتا ہے۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ احمدیوں کو نقصان پہنچائے۔ ان کے خلاف عوام کو جھوٹ اور افترا پردازی کے ذریعہ اشتعال دلا کر فتنہ و فساد کھڑا کرے۔ اور شرمناک سے شرمناک طریقوں سے کام لے کر بغض و حسد کی اس آگ کو ٹھنڈا کرے۔ جو ہر وقت اس کے سینہ پُرکینہ میں بھڑکتی رہتی ہے۔ اس کے لئے وہ طرح طرح کی شرارتوں، منصوبہ بازیوں اور خطرناک سازشوں میں مصروف رہتا ہے۔ لیکن جب اس کی اپنی ہی بدکرداریاں اور منصوبہ بازیاں متشکل ہو کر اس کے دل و دماغ پر حاوی ہوتی ہیں۔ تو وہ بے اختیار کانپنے اور لرزنے لگ جاتا ہے۔ اور بغیر کسی وجہ اور ثبوت کے اپنے خیالی اور وہمی خطرات کو احمدیوں کی طرف منسوب کر کے چیخنا۔ چلانا شروع کر دیتا ہے۔

چنانچہ حال میں اس نے یہ عجیب و غریب افترائی داستان شائع کی ہے۔ کہ "۲۸۔ نومبر کو جب "زمیندار" کی پہلی اور دوسری کاپی وقت مقررہ پر پریس بھیجی گئی۔ تو رات کے ساڑھے نو بجے پریس کا ایک چپڑاسی یہ منحوس خبر لے کر دفتر میں آیا۔ کہ پہلی کاپی پریس میں گم ہو گئی ہے۔ اور اس کا سراغ نہیں ملتا۔ . . . . پھر لطف یہ ہے۔ کہ "زمیندار" کے دفتر سے اس کاپی کے مضمونوں کے اصل مسودے بھی غائب ہو گئے ہیں"۔

"زمیندار" نے اسے اپنے لئے "بلائے ناگہانی" قرار دیتے ہوئے جھٹ یہ شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ "ہمیں شک ہی نہیں۔ بلکہ یقین غالب ہے۔ کہ "زمیندار" کے دفتر میں ضرور کوئی قادیانی سفیر آیا۔ جس نے آنکھ بچا کر دفتر "زمیندار" میں اپنا مشن پورا کرنے کے بعد پریس میں اپنی مفوضہ خدمت انجام دی"!

بغیر کسی قسم کا ایک ذرہ بھر بھی ثبوت رکھنے۔ اور یہ ثابت کرنے کے کہ جو داستان گھڑی گئی ہے۔ اس میں اصلیت کا شائبہ بھی پایا جاتا ہے۔ شک کے طور پر نہیں۔ بلکہ یقین کے ساتھ کسی احمدی پر اس قسم کا ناپاک الزام لگانا جہاں اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ عملہ "زمیندار" احمدیوں کے معاملہ میں شرافت اور انسانیت کے تمام تقتضیات سے عاری ہو چکا ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ احمدیت کے لئے اپنے آپ کو موت قرار دینے والا خود خوف و ہراس کی وجہ سے کس طرح موت کے منہ میں پڑا ہے۔ اور کس قدر خوف زدہ اور لرزہ براندام ہو رہا ہے۔ دراصل کسی "قادیانی سفیر" کے دفتر "زمیندار" میں جانے اور سب کی آنکھوں میں خاک ڈال کر مضامین کے اصل مسودے حاصل کر لینے کے بعد سب کے دیکھتے دیکھتے پریس سے بھی کاپی قابو میں کر لینے کا تخیل محض اس خوف و ہراس کا پیدا کردہ ہے۔ جو "زمیندار" کے عملہ پر اپنی بدکرداریوں اور منصوبہ بازیوں کی وجہ سے چھایا ہوا ہے۔ اور جن کی پاداش میں "زمیندار" والے دماغی توازن کھو کر عالم پریشانی میں بڑبڑا رہے ہیں۔ ورنہ جو داستان اس نے گھڑی ہے۔ اسے کوئی عقل و فکر رکھنے والا انسان ایک لمحہ کے لئے بھی قابل اعتنا سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ کیا "زمیندار" کے سارے کے سارے عملہ نے بھنگ پی رکھی تھی۔ اور وہ اس قدر مدہوش ہو چکا تھا۔ کہ اس میں سے کوئی بھی نہ تو مضامین کے اصل مسودے کسی کو لے جاتے ہوئے دیکھ سکا۔ اور نہ پریس سے کاپی اڑا لے جانے والا کسی کو نظر آ سکا۔ جب "زمیندار" کا دعوےٰ ہے۔ کہ اس کاپی میں قادیانیت ہی کے متعلق ایک معرکۃ الآرا مضمون اور ایک ایسی ہنگامہ خیز خبر تھی۔ جس کی اشاعت قادیانی عنصر کے دجل و فریب کے لئے بم ثابت ہوتی"! تو عملۂ "زمیندار" نے اس بم کے تیار کرنے کے متعلق خاص انتظام اور پوری احتیاط بھی کی ہو گی۔ ایسی حالت میں کسی "قادیانی سفیر" کو یہ کیونکر معلوم ہو گیا۔ کہ فلاں کاپی میں "ایک معرکۃ الآرا مضمون" اور "ایک ہنگامہ خیز خبر" درج ہو رہی ہے۔ پھر اسے یہ کیونکر پتہ لگ گیا۔ کہ اس کاپی کے مضامین کے اصل مسودات "زمیندار" والوں نے فلاں جگہ رکھے ہیں۔ نیز کیا "زمیندار" کا عملہ جب کام ختم کر کے چلا جاتا ہے۔ تو دفتر کے دروازے بالکل کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ جو چاہے۔ داخل ہو جائے۔ اور جہاں سے چاہے۔ کچھ تلاش کر کے لے جائے۔ پھر کیا پریس والے عملۂ "زمیندار" سے بھی زیادہ "روادار" واقعہ ہوئے ہیں۔ کہ ان کے سامنے جو کچھ کوئی چاہے۔ اُٹھا کر لے جائے۔ وہ قطعاً مزاحم نہیں ہوتے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک بات بھی درست نہیں ہو سکتی۔ اور یقیناً درست نہیں ہے۔ تو پھر اس افترا پردازی کے نہایت ہی شرمناک ہونے میں کیا شک و شبہ رہ جاتا ہے۔ کہ "زمیندار کے دفتر میں ضرور کوئی قادیانی سفیر آیا جس نے آنکھ بچا کر دفتر "زمیندار" میں اپنا مشن پورا کرنے کے بعد پریس میں اپنی مفوضہ خدمت انجام دی"! کسی احمدی کو قطعاً اس قسم کی حرکت کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ کوئی احمدی اتنا کم فہم نہیں ہو سکتا کہ وہ خیال کرے۔ "زمیندار" کی کوئی ایک کاپی شائع نہ ہوئی۔ تو اس کی ہر روز کی بکواس اور فتنہ پردازی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

دراصل "زمیندار" کی بیان کردہ ساری کی ساری داستان محض افترا پردازی ہے۔ جو اس خوف اور دہشت کے زیر اثر کی گئی

جس کا عملہ "زمیندار" دن رات شرمناک اور مجرمانہ جوڑ توڑ میں منہمک رہنے کی وجہ سے شکار ہو چکا ہے۔ اور اس کی اشتہار(?) اس لئے کی گئی ہے۔ کہ اسی پرچہ میں "زمیندار کا سفینہ گرداب حوادث میں" کے عنوان سے جو رونا رویا گیا ہے اس میں اثر پیدا کیا جا سکے۔ اور "مسلمانان ہند کی غیرت ملی کی آزمائش" "طلب زر" کے ذریعہ کرنے میں آسانی ہو سکے:۔

اس مقصد کے حصول کے لئے "زمیندار" جماعت احمدیہ کے خلاف ہر روز کوئی نہ کوئی افترا پردازی کر رہا ہے۔ چنانچہ دوسرے ہی پرچہ میں اس نے "حضرت مولانا ظفر علی خان سے ایمان کی قیمت کا مطالبہ" "قادیانی امت کا عزم جان ستانی" "ایک مرزائی کی طرف سے قتل کی دھمکی" "مسلمان غور سے پڑھیں" کے عنوانات کے ماتحت ایک خط شائع کیا ہے۔ اور اس پر بہت واویلا مچایا ہے۔ حالانکہ اس خط کا ایک ایک لفظ اس کا انداز تحریر۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس میں غلط بیانی یہ سب باتیں ایسی ہیں۔ جو اسے لازمی طور پر مصنوعی اور جعلی ثابت کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں نویسندہ کا نام اور پورا پتہ بھی درج کیا گیا ہے۔ کیا کوئی شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ کسی کو قتل کی دھمکی دینے والا کوئی شخص جو ہوش و حواس رکھتا ہو۔ اور دھمکی کو عملی جامہ پہنانا چاہتا ہو اس طرح کیا کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ دراصل یہ سب عملہ "زمیندار" کے ہتھکنڈے ہیں جن سے غرض یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو احمدیوں کے خلاف عوام میں اشتعال پیدا کر کے انہیں جانی۔ اور مالی نقصان پہنچانے کے لئے آمادہ کیا جائے۔ اور دوسری طرف اپنے آپ کو سخت خطرہ کی حالت میں دکھا کر ہمدردی حاصل کی جائے۔ اور وہ فنڈز پورے کئے جائیں جو "زمیندار" نے کھول رکھے ہیں:۔

خونی مہدی کی آمد کا باطل عقیدہ

دہلی میں ایک شخص نے جو امام مہدی ہونے کا مدعی ہے گزشتہ ماہ ستمبر میں برسر عدالت مجسٹریٹ صاحب کو چاقو دے مارا تھا۔ اور اس کی پاداش میں اسے گرفتار کر کے مقدمہ چلایا گیا۔ ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کی حرکت اخلاق اور قانون کے رو سے مجرمانہ ہے۔ لیکن وہ مسلمان جن کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ امام مہدی جب آئیں گے۔ تو اپنے مخالفوں کو تہ تیغ کر دیں گے اور جو اس بات کے منتظر بیٹھے ہیں۔ کہ امام مہدی آکر دنیا میں کشت و خون کا بازار گرم کر دیں۔ انہیں تو صرف یہ حق نہیں ہے کہ امام مہدی کا دعویٰ کرنے والے اس قسم کے فعل کو ناروا قرار دیں۔ بلکہ اپنے عقیدہ کے رو سے انہیں اس کا حامی اور مددگار بن جانا چاہیئے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ ایسے لوگ ایک طرف تو خونی مہدی کا نہایت بے تابی کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں اور دوسری طرف جب ایک شخص مہدی ہونے کا دعویٰ کر کے توپ نہیں۔ تلوار نہیں۔ صرف چاقو استعمال کرتا ہے۔ تو حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اسے سخت سے سخت سزا دی جائے چنانچہ اخبار "النجم" (۱۶ نومبر) لکھتا ہے:۔

"امام مہدی کے متعلق ہم اپنے خیالات تا وقتیکہ عدالت کوئی فیصلہ صادر نہ کر دے۔ پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ البتہ اتنا ضرور عرض کریں گے۔ کہ اگر حکومت نے آپ کو بغیر کسی سزا کے دیئے ہوئے یونہی چھوڑ دیا۔ تو آپ کی مہدویت کامل ہو جائے گی۔ اور کھلے بندوں آپ کا چاقو اور لکڑی خلق خدا پر چلنے لگے گی۔ اب کی مرتبہ تو آپ نے مشہور و معروف بھوتوں اور چڑیلوں کی اصلاح کا بہانہ کر دیا تھا۔ لیکن اس کے بعد درحقیقت آپ دنیا کے تمام لوگوں کو بھوت اور چڑیل کا خطاب دے کر سب کا قلع قمع کر دیں گے۔ اس لئے حکومت دہلی خوب غور و خوض کے ساتھ آپ کے حق میں فیصلہ صادر کرے"

کیا یہ مطالبہ ظاہر نہیں کرتا۔ کہ خونی مہدی کی آمد کا انتظار کرنے والے اپنے اس عقیدہ کو خود باطل سمجھتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے مہدی ہونے کا دعویٰ کرنے والے کے متعلق یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اگر حکومت نے اس کو بغیر کسی سزا کے چھوڑ دیا۔ تو اس کا چاقو اور لکڑی خلق خدا پر چلنے لگے گی۔ جب اپنے ماننے والوں کو مارنا پیٹنا ہی امام مہدی کی صداقت کی علامت ہے۔ تو پھر اس پر گرفت کرنے کے لئے حکومت سے درخواست کرنے کا کیا مطلب:۔

غیر مبایعین کی عزت افزائی

غیر مبایعین کا اخبار "پیغام صلح" جو آج کل بدقسمتی سے ایسے ہاتھوں میں ہے۔ جو ایک عرصہ تک اسلام کے خلاف چلتے رہے اور جو ایسے شخص کے پیرو رہے جس نے اسلام سے ارتداد اختیار کر کے آریوں کے ہاں پرورش پائی۔ وہ آئے دن موقعہ بے موقعہ لکھتا رہتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان کی مخالفت اس لئے کی جاری ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مانتی۔ اور آپ کے منکرین کو مسلمان نہیں سمجھتی۔ اگر ان عقائد کو ترک کر دیا جائے۔ تو احمدیت کے خلاف فتنہ و شرارت کرنے کا کسی کو موقعہ نہ ملے:۔

قطع نظر اس سے کہ جماعت احمدیہ کے عقائد اسلام کی صحیح تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خود فرمودہ تشریحات پر قائم ہیں۔ اور دنیا کی بڑی سے بڑی مخالفت کی وجہ سے بھی ہم ان میں بال بھر کمی بیشی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ گزارش یہ ہے کہ غیر مبایعین۔ جنہوں نے غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے عقائد میں تبدیلی پیدا کر لی۔ اور جو بڑے زور شور سے یہ اعلان کرتے رہتے ہیں۔ کہ وہ نہ تو حضرت مسیح موعودؑ کو نبی مانتے ہیں۔ اور نہ آپ کے منکروں اور مکذبوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ انہیں کس قدر قبولیت حاصل ہو چکی ہے:۔

اس کا تازہ ثبوت اس مضمون سے مل سکتا ہے۔ جو اخبار "زمیندار" میں "مکتوب جرمنی" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس میں ذکر ہے۔ کہ غیر مبایعین کے برلن مشن کے ناگفتہ بہ حالات جب ہندوستان میں شائع کئے گئے۔ تو حالات شائع کرانے والوں کو تین ہفتہ گذشتہ گیارہ خطوط معمولی اور ہوائی ڈاک سے معزز غیر مبایعین نے لکھے جن میں وعدہ کیا گیا۔ کہ اگر ان کے مبلغ مقیم برلن کے متعلق برلن کے مسلمانوں سے تصدیقی دستخط سے وہ باتیں لکھی جائیں۔ تو وہ اصلاح حال کے لئے عملی قدم اٹھائیں گے۔ اور سابقہ مبلغ کو واپس بلا کر ایسا آدمی روانہ کیا جائے گا جس کو مسلمان پسند کریں:۔

مگر باوجود اس قدر لجاجت اختیار کرنے اور رضا جوئی کی کوشش کرنے کے جو جواب انہیں دیا گیا۔ وہ یہ ہے۔ کہ "ہم کو زہر سے شہد کی امید رکھنا فضول عبث ہے۔ یہ بے دینوں کا ایک گروہ ہے۔ جو اسلام کے بھیس میں دین حنیف کی جڑیں کاٹ رہا ہے۔ اور جو چہرہ اسلام کو مسخ کر کے یورپ میں اپنے پنتھ کو نیچاتی اصول پر چلا رہا ہے"

اس عزت افزائی پر غیر مبایعین کو خوب فخر کرنا چاہیئے۔ اور خوش ہو جانا چاہیئے۔ کہ جن لوگوں کی خوشنودی کے لئے انہوں نے اپنے سابقہ عقائد میں تبدیلی کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درجہ کو گھٹا دینے کے گناہ گار بنے۔ اور آپ کی شان کے خلاف تحقیر آمیز رویہ اختیار کر کے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا۔ وہ ان کی خوب قدر کر رہے ہیں:۔

آریہ اور دیگر مذاہب کے پیشواؤں کی عزت

خوشی کی بات ہے۔ کہ کئی ایک بدگو اور بدزبان آریوں کو قربانی کا بکرا بنا چکنے کے بعد آریہ صاحبان کی سمجھ میں یہ بات آ ہی گئی ہے۔ کہ ہر مذہب کے پیشوا کی عزت کرنا اخلاقی لحاظ سے نہایت ضروری اور نتائج کے لحاظ سے نہایت مفید ہے۔ چنانچہ آریہ سماج وچھو والی لاہور کے حال کے سالانہ جلسہ پر مقتول آریوں کے متعلق غور کرنے کے لئے جو کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں ایک قرارداد باتفاق رائے ان الفاظ میں پاس کی گئی۔ کہ "پنجاب کے آریوں کی یہ کانفرنس اپنے اس وشواس کا اعادہ کرتی ہے۔ کہ مذہبی پیشواؤں کی عزت کی جانی چاہئے"

اگر آریہ صاحبان اس بات کو وشواس تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ عمل میں بھی لائیں۔ اور ان میں سے جن لوگوں کو دیگر مذاہب کے پیشواؤں کے خلاف بدزبانی کرنے کی عادت ہو چکی ہے۔ ان کی پوری نگرانی کریں۔ تو نہ صرف ناخوشگوار واقعات رک سکتے ہیں۔ بلکہ آپس کے تعلقات بہت اچھے ہو سکتے ہیں:۔

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے اعزاز میں جماعت احمدیہ سری نگر کا جلسہ

جماعت کی طرف سے الوداعی ایڈریس اور جناب ناظر صاحب کا جواب

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ گذشتہ چند ماہ کشمیر کے احمدیوں کی دینی تعلیم و تربیت اور تنظیم کے لئے کشمیر میں قیام فرما رہے۔ اس عرصہ میں کشمیر کے احمدیوں کو آپ کے ذریعہ جو فوائد حاصل ہوئے۔ ان کا نہایت شکر گزاری کے ساتھ کسی قدر اظہار کرنے کا جماعت احمدیہ سری نگر کو اس وقت موقع ملا۔ جب جناب ناظر صاحب واپس آنے لگے۔ چنانچہ ۲۱ نومبر کو جماعت احمدیہ سری نگر نے اپنے جذبات امتنان کے اظہار کے لئے ایک غیر معمولی جلسہ کیا۔ اور ٹی پارٹی کے بعد الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں جناب ناظر صاحب نے بھی تقریر فرمائی۔ یہ ایڈریس اور اس کا جواب درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

ایڈریس

محترم حضرت شاہ صاحب و معزز حاضرین!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

خدا تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے اپنی بندہ نوازی سے ہمیں اس امر میں ممتاز کیا۔ کہ ہم اس کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود غلام حضرت محمد مدنی علیہما الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاکر زمرۂ سعداء میں شامل ہوئے اور ساتھ ہی اس کے اس نے ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ کہ ہم دامن خلافت سے وابستہ ہو گئے۔

اس کے بعد ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ حضور نے خصوصیت سے ہم پسماندگان پر نظر ترحم فرما کر ہمیں نوازا اور سلسلہ عالیہ کے ایک رکن جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کو ہماری تربیت و تنظیم کے لئے کشمیر بھیجا۔ اور آج کا مبارک اجتماع اسی لئے منعقد ہوا۔ کہ ہم اپنے محترم بزرگ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کشمیر کے احمدیوں کے جذبات و خیالات کا اظہار کرتے ہوئے انہیں الوداع کہیں

بسلامت روی و باز آئی

محترم شاہ صاحب!

جناب کی آمد ہمارے لئے بہت ہی خیر و برکت کا موجب ہوئی۔ آپ نے ہماری خامیاں بچشم خود ملاحظہ فرما کر ان کا ازالہ کیا۔ جناب نے اپنے قیام سری نگر میں متعدد خطبات روح پرور و ایمان افزا پڑھے۔ اور نہ صرف قال بلکہ حال سے ان روحانیت سے پر اور موثر خطبوں سے ہماری تربیت فرمائی۔ نماز باجماعت کی ادائیگی اور انصار اللہ میں شمولیت اور تبلیغی کاموں میں دلچسپی لینے کے فوائد سے ہمیں اپنے خاص انداز میں روشناس کیا۔ اور ہمیں ہماری کمزوریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ان کے علاج اور آئندہ کے لئے لائحۂ عمل سے ممنون فرمایا۔

مکرم شاہ صاحب!

جماعت احمدیہ کے اخلاص کے علاوہ آپ نے اپنے دوران قیام میں اس اعتماد و محبت کے جذبات کو جو کشمیر کے مسلمانوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات کے ساتھ ہیں دیکھا۔ اور بعض غداران قوم کی شدید مخالفت و غلط پروپیگنڈے کے باوجود ان جذبات امتنان کا معائنہ فرمایا۔ جو اہالیان کشمیر کے دلوں میں موجزن ہیں۔ اور اس امر کو بھی آپ نے اچھی طرح ملاحظہ فرمایا۔ کہ گذشتہ تین سال سے مسلمانان کشمیر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات پر اعتماد ہے۔ وہ ویسے کا ویسا ہی ہے۔ بلکہ اس میں ترقی ہو رہی ہے۔ اور مخالفین و معاندین کے غلط پروپیگنڈے اس پر اثر انداز نہیں ہو سکے۔ چنانچہ کشمیر کی سیاسی جماعت یعنی آل انڈیا جموں و کشمیر کانفرنس کے صدر محترم نے خطبۂ صدارت کے علاوہ اپنے سالانہ جلسہ میں اہالیان کشمیر کی ترجمانی کرتے ہوئے نہایت شاندار الفاظ میں سابقہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور حال آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کا شکریہ ادا کیا۔ اور تفصیلی طور پر اس کی خدمات کو دہرایا۔ اس وقت معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ ہزاروں کا مجمع اپنے محبت آمیز اور والہانہ انبساط سے صاحب صدر کے ہر جملہ کی تائید کر رہا ہے۔

محترم بزرگ

آپ نے اپنی آمد سے سینکڑوں مجروح دلوں کی مرہم پٹی کی آپ کے طفیل کئی مایوس و آزردہ دلوں میں خوشی و خرمی پیدا ہو گئی۔ آپ کی دستگیری سے کئی لوگ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئے۔ اسکے لئے بھی ہم خصوصیت سے جناب کے انتخاب کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ جن امور کو کرنا چاہتا ہے۔ وہ ضرور ہو کر رہتے ہیں۔ لیکن مبارک ہیں وہ وجود جن کے ہاتھوں وہ کام سرانجام پائیں۔

قابل تنظیم بطل اسلام!

آخر میں ہم آپ کے شاندار کام کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور آپ کی وساطت سے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ ساتھ ہی ہم اپنے اندر بہت سی کمزوریاں محسوس کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ہم ہیں جناب کے ادنیٰ خادم ممبران جماعت احمدیہ سرینگر

جواب ایڈریس

احباب آپ نے جو ایڈریس پیش کیا ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ جسکا تعلق اس ملک کی سیاسیات کے ساتھ ہے۔ اور دوسرا وہ جسکا تعلق کشمیر کی جماعت احمدیہ کی تنظیم و تربیت کے ساتھ ہے۔

پیشتر اس کے کہ میں جواب ایڈریس میں دونوں حصوں کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ آپ کے جذبات شکریہ کے متعلق یہ کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ان کے حقیقی مستحق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں۔ اگر میری رائے پر چھوڑا جاتا اور کشمیر میں آنے کے متعلق میرا کچھ اختیار ہوتا۔ تو میں قطعاً نہ آتا۔ اور یہ یقیناً میری بہت بڑی غلطی ہوتی جس طرح مجھے بھیجا گیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہی اسے اچھی طرح جانتے ہیں۔ یہاں اسکے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ میرے اس مختصر سے بیان میں کسی قسم کا مبالغہ نہ سمجھیں کہ میری آمد اگر کسی صورت میں آپ کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے۔ تو اسکا باعث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔ اور حضور کی شکر گذاری جہاں زبان سے کی جائے۔ وہاں اس سے بڑھ کر اور مقدم شکر گزاری یہ ہے کہ کہ جو امیدیں اور توقعات حضور کو آپ لوگوں کے متعلق ہیں۔ اور جو احکام حضور کی طرف سے صادر ہوں۔ ان کو پورا کیا جائے۔

سیاسی خدمات

آپ نے اپنے ایڈریس میں ان سیاسی خدمات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جو تحریک کشمیر کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے

بحیثیت پریذیڈنٹ آل انڈیا کشمیر کمیٹی - اور میں نے بحیثیت نمائندہ کشمیر کمیٹی اندرون یا بیرون کشمیر میں ادا کیں - اور جن سے پبلک بھی الحمد للہ مطمئن ہے - اور حکام کو بھی ہمارے خلاف کبھی یہ شکایت پیدا نہیں ہوئی - کہ نازک سے نازک موقع پر بھی ہمارے مشورے یا ہماری طرف سے عملی اقدام حد اعتدال سے گزرا ہے - اگر اس بارہ میں بھی کبھی کوئی غلط فہمی پیدا ہوئی - تو اس کا ازالہ ہماری طرف سے خوش اسلوبی کے ساتھ کر دیا گیا - دراصل جب ۱۹۳۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے لیڈران قوم کے مشورے بلکہ ان کے اصرار و الحاح پر تحریک کشمیر کا کام صرف اس شرط پر اپنے ہاتھ میں لیا - کہ آپ کی ساری کوششیں کانسٹی ٹیوشنل یعنی دائرہ قانون کے اندر ہوں گی اور اسی روح تعاون پر مبنی ہوں گی - جو جماعت احمدیہ کے مذہبی اصل الاصول میں سے ایک اہم اصل ہے - لیڈروں نے اس شرط کو منظور کیا - اور یہ خوش قسمتی ہے کہ ہماری اس جدوجہد کے نتائج ملک کے لئے من حیث العموم مبارک ثابت ہوئے ہیں - اور نیز یہ خوش قسمتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے اصول کی زبردست طاقت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مبارک قیادت میں میرے جیسا انسان بھی جو بظاہر نہایت نرم طبیعت کا دکھائی دیتا ہے - مگر وہ دوست جنہیں تجربہ ہے - وہ بخوبی جانتے ہیں کہ میں محبت وطن و قوم میں کسی سے کم نہیں - اور یہ احسان اس تربیت کا ہے جو احمدیت نے میری کی - اور یہ احسان ہے اس مبارک قیادت کا - جو ان نازک مراحل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے میری اور میرے رفقاء کار ممبران آل انڈیا کشمیر کمیٹی یا کشمیر ایسوسی ایشن کی فرمائی - مجھے خدمت کرنے کا موقع ملا - یہ تو میری سیاسی پوزیشن تھی جو دراصل بوجہ اس سیاسی جماعت کا ممبر اور نمائندہ ہونے کی حیثیت سے پیدا ہوئی - جس نے تحریک کشمیر کو کامیاب بنانے کے لئے اولوالعزمی وسعت حوصلگی اور پورے استقلال سے کام کیا -

احمدیت کا اصل سیاسیات کے متعلق

اب میں آپ دوستوں پر جو کہ احمدی ہیں اور جنہوں نے مجھے ایڈریس پیش کیا ہے - سیاسیات عالم میں احمدیوں کی صحیح پوزیشن واضح کرنا چاہتا ہوں - میں جس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں - وہ کوئی نئی بات نہیں - بلکہ تقریباً پچاس سال سے احمدیت نہ صرف اس کا اعلان کر رہی ہے - بلکہ میدان عمل میں اس کا عملی ثبوت بھی پیش کرتی چلی آئی ہے - سیاسیات عالم میں ہمارا اصل یہ ہے کہ جس ملک میں ہم ہوں - اس کی حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں - ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت جن لوگوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ باوجود مذہبی اور ملی اختلاف کے ہمارے بھائی ہیں حکومت کے متعلق یہ سوال اتنا اہم نہیں - کہ زید حاکم ہو یا بکر ہندو ہو یا مسلم جتنا یہ کہ حکومت اعلیٰ پیمانہ پر چلے - اور اس کے لئے ہم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے - حاکم بھی اور محکوم بھی - جیسا کہ ہمارے آقائے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے - کلکم راعٍ وکلکم مسئول عن رعیتہ یعنی تم میں سے ہر ایک راعی ہے - اور وہ اپنی رعیت کے متعلق جوابدہ ہے - حاکم کچھ بھی نہیں اگر محکوم اس کے ساتھ تعاون نہ کریں اور محکوم کچھ بھی نہیں اگر حاکم اس کے ساتھ تعاون نہ کریں - پس احمدیت کا پیغام تمام اقوام کے لئے یہ ہے کہ سیاسیات کے متعلق اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے - کہ ہم دنیا کے نظامات حکومت کو درہم برہم نہ کریں - بلکہ اس کی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے اس کے ساتھ تعاون کریں - اور غلطی کا تدارک مشورے اور بہترین وسائل و تدابیر سے کریں تا نظام حکومت بھی مختل نہ ہو اور نقائص بھی دور ہو سکیں - ہمارے آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہمیں ارشاد ہے - کہ انصر اخاک ظالماً او مظلوماً اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم - دریافت کرنے پر حضور نے اس کی تشریح یہ فرمائی - کہ ظالم کی مدد یہ ہے کہ تم اس کے ہاتھ کو ظلم سے روکو

اسلامی حکم

پس یہ روح تعاون ہے - جس کا حکم ہمیں قرآن حکیم تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کے صریح الفاظ کے ساتھ دیتا ہے - یعنی تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نیکی میں نیز ان تمام امور میں جن میں تمہارے لئے پورا پورا بچاؤ کا سامان ہے - ایک دوسرے کی مدد کرو - اور بدی اور تعدی میں کسی کی مدد نہ کرو - سب سے بڑا گناہ وہ اعمال و حرکات ہیں - جن کے ذریعے ملک کا امن برباد ہوتا اور لوگ اپنی اپنی حدود سے تجاوز کرنے پر دلیر ہو جائیں - حقوق کی سلامتی اور ان کے حصول کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ ملک کی فضا پرامن ہو پس اسلام ہمیں تمام ایسی حرکات و اعمال میں شرکت کرنے سے منع فرماتا ہے - جن سے فضاء امن کے مکدر ہونے کا احتمال ہو

جماعت احمدیہ کا طریق عمل

یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام کے اس حکم کی پابندی میں کسی قسم کی شورش - مقاطع اور سول نافرمانی کو پسند نہیں کرتی - اور مجھے کشمیر کی احمدی جماعتوں کا دورہ کرنے پر یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی ہے کہ انہوں نے بالعموم گذشتہ تین سال کے پر اختلال عرصہ میں اسلام کے اس حکم کو مدنظر رکھا ہے - سوائے چند ایک افراد کے جن کا اگرچہ اس وقت احمدیت کے ساتھ تعلق ہے مگر اس سے پہلے ان کا قطعاً کوئی تعلق نہ تھا - جس سے بعض شریر لوگوں کو یہ پروپیگنڈا کرنے کا موقع مل گیا - کہ گویا احمدی بھی اپنے اصول کے خلاف شورش میں شریک ہوئے - اگر آپ میں سے کسی فرد نے وطنیت کے جذبات کے غلط مظاہرہ میں کسی قسم کا تعلق کسی شورش سے رکھا ہے جس کا مجھے علم نہیں - تو میں نصیحت کروں گا - کہ وہ احمدیت کے مایہ ناز مبارک اصول اور روایات کو قائم رکھیں - اور وہ دیکھیں گے - کہ انشاء اللہ یہی اصول شیریں نتائج پیدا کرنے والے ثابت ہوں گے - آپ سیاسیات میں اپنے اس اصل کو مدنظر رکھیں اور حاکم و محکوم کے درمیان تعاون کا صحیح رشتہ قائم کرنے اور کرانے میں اپنا فرض برابر ادا کرتے رہیں - ضرور ہے کہ ایک زمانہ آئے جب آپ دیکھیں گے - کہ نظام حکومت میں جو نشیب و فراز نظر آتا ہے - وہ انشاء اللہ ان مبارک اصول کے طفیل اصلاح پذیر ہوگا - اور مسلمانوں کو اپنے حقوق ملنے پر کسی کو اعتراض نہ ہوگا -

حضرت زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ جو کشمیر میں بڈشاہ کے نام سے مشہور ہیں - اسمبلی میں میرے محترم دوست پنڈت جیالال صاحب کلم اور ان کے دیگر ساتھیوں نے محبت بھرے جذبات سے ان کا بار بار ذکر کیا - حالانکہ وہ مسلمان تھے اسی طرح مسلمانوں کو دیکھتا ہوں - کہ وہ ایک پنڈت افسر کو جو عادل وسعت و رحم دل ہے - محبت و شکر کے ساتھ نہ صرف یاد کرتے ہیں - بلکہ چاہتے ہیں - کہ بڑے سے بڑے عہدے پر متمکن دیکھیں - محترم سردلال کو ہی دیکھیں - جن سے ہندو مسلم محبت رکھتے ہیں - حالانکہ وہ پارسی ہیں - یہ فطرت سلیمہ کا تقاضا ہے اس صحیح فطرت کی نشو و نما - اور تربیت کے لئے اے فرزندان احمدیت اپنی آواز بلند سے بلند کرتے جاؤ - یہاں تک کہ بنی نوع انسان سے وہ روح تعصب ملیامیٹ ہو جائے - جو حکومت کے بارے میں یہ تمیز کرتی ہے - کہ فلاں ہندو ہے یا مسلمان

احمدیوں کی تنظیم و تربیت

دوسرا حصہ جو احمدیوں کی تنظیم و تربیت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے - اس کے متعلق میں خطبات جمعہ میں بہتر سے بہتر نصائح کر چکا ہوں - اب اگر ضرورت ہے - تو آپ کی طرف سے عملی قدم اٹھانے کی - میں اس موقعہ پر ان بھائیوں کے طریق عمل کے متعلق شکر گزاری کا اظہار کرنا چاہتا ہوں - جو انہوں نے باہمی رنجشوں کو مٹانے میں اختیار کیا - اور میرے ساتھ تعاون کیا میں ان لوگوں کا خصوصیت کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں - جنہوں نے میری توجہ ان نقائص کے ازالہ کی طرف منعطف

ہندوستان بھر میں سیرۃ النبیؐ کے کامیاب جلسے

امرتسر میں جلسہ

۲۵ نومبر گول باغ امرتسر میں بصدارت جناب قاضی عبدالحمید صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر جلسہ منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے مختصر الفاظ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی اہمیت بتائی۔ بعد ازاں چوہدری دل محمد صاحب مولوی فاضل کی تقریر "حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فریضہ تبلیغ کس طرح ادا کیا" اور ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے گجراتی کی تقریر "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رواداری کی تعلیم" کے موضوع پر ہوئی۔ دونوں تقاریر بہت پسند کی گئیں اختتام جلسہ پر صاحب صدر نے فاضل مقررین کا شکریہ حاضرین جلسہ کی طرف سے ادا کیا۔ اور دعا پر جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا۔ خداتعالےٰ کے فضل سے جلسہ نہایت امن وامان سے ہوا۔ پولیس کا انتظام بھی تسلی بخش تھا۔ جماعت احمدیہ امرتسر پولیس کے جملہ متعینہ اصحاب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ قرب وجوار کے ان احمدی جماعتوں کے احباب بھی ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جو جلسہ کو رونق بخشنے کے لئے تشریف لائے۔

(نامہ نگار)

لاہور میں یوم النبی کا جلسہ خواتین

جلسۂ خواتین حسب سابق برکت علی محمڈن ہال میں منعقد ہوا۔ صدر محترمہ خدیجہ بیگم فیروز الدین ام۔ اے ایم او اول اسسٹنٹ انسپکٹرس آف سکولز تھیں۔ کارروائی ۱۱ بجے شروع ہو کر کئی گھنٹے رہی۔ اور کئی بلند پایہ تقریریں آنحضرتؐ کی پاک سیرت کے موضوع پر ہوئیں۔ صدر صاحبہ کی مؤثر و پرجوش تقریر کے علاوہ بیگم مولانا محمد علی صاحب۔ شریمتی سودیش کماری صاحبہ مسز محمد بیگ صاحب۔ بیگم ڈپٹی کرم الٰہی صاحب محترمہ امۃ اللہ صاحبہ بنت شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان۔ اور محترمہ سروری جہاں عبدالکریم صاحب کی تھیں۔ حاضری اس قدر تھی۔ کہ ہال میں تل رکھنے کو جگہ نہ تھی۔ ہر طبقہ کی معزز خواتین شامل ہوئیں۔ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر بہت سا لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا۔ محترمہ امۃ اللہ صاحبہ نے اپنے کالج میں تحریک کر کے کالج کی لاریوں میں طالبات کو لا کر شریک جلسہ کیا۔ اور رونق بڑھائی۔ سکرٹری لجنہ

ڈیرہ دون میں جلسہ

۲۵ر نومبر رائل سینما ہال میں سیرت النبیؐ کا جلسہ زیر صدارت مسٹر چنڈی پرشاد سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی منعقد ہوا۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مستورات کے لئے گیلری میں پردہ کا انتظام تھا۔ لیکچر شروع ہونے سے قبل خواجہ غلام نبی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ دون نے جلسہ کے انعقاد کی غرض بیان کی۔ بعد ازاں پانچ ہندو معززین اور ایک مسلم دوست نے سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر عمدگی سے روشنی ڈالی۔ چودھری بہاری لعل صاحب صدر سبھا ڈیرہ دون نے کہا۔ کہ وہ مدت سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں۔ اور کہ اب انہوں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس سلسلہ میں سنجیدگی سے معلومات بہم پہنچائیں گے۔

غیر مسلم اصحاب نے یوم النبی منانے کی تحریک کو نہایت ہی پسند کیا۔ اور ہندوستان کی اقوام کے اتحاد باہمی کے لئے اس تحریک کو ایک مبارک فال سے تعبیر کیا۔ علاوہ ازیں شیخ عبدالقادر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے مقررہ موضوعات پر موثر تقریر کی۔ صدر جلسہ نے خاتمہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں نہایت ہی خوشی اور فخر محسوس کرتا ہوں۔ کہ ایک ایسے جلسہ کا صدر مجھے بنایا گیا ہے جس میں ہندو مسلمان اور دیگر مذاہب کے احباب حصہ لے رہے ہیں۔ اور سیرت النبیؐ کے جلسہ کا ایک غیر مسلم کو صدر بنانا بذات خود اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہمیں ایک دوسرے پر کامل اعتماد ہے۔ اور یہ خیال بھی اتحاد باہمی کو ترقی دیتا۔ اور تعصب کو مٹاتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے کہا۔ کہ غیر مسلموں کو نبی کریمؐ مسلم کے حالات کا نہ صرف غور سے مطالعہ کرنے چاہئیں۔ بلکہ ان پر عمل پیرا ہونے کی بھی سعی کرنی چاہیئے۔

خاکسار بشیر احمد ڈیرہ دون

گنج (لاہور) میں جلسہ

۲۵ر نومبر جلسہ ہوا۔ مولوی محفوظ الحق صاحب علمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر لیکچر دیا۔ ان کے بعد بھائی پریتم سنگھ صاحب ایم۔ اے نے تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ خوش قسمتی سے مجھے ایسا موقعہ ملا ہے۔ کہ آنحضرت محمدؐ کی سیرت پر تقریر کروں۔ "یہ معجزہ ہے۔ کہ ہندو گھرانے میں پیدا ہو کر سچے جی اگر میں آپ کے قدموں پر شردھا کے پھول پیش کر رہا ہوں۔" ان کی تقریر کے بعد صوفی رحمت اللہ صاحب مولوی شریف احمد صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ خاکسار محمد اسمٰعیل

انبالہ میں جلسہ

۲۵ر نومبر انبالہ شہر میں نہایت شاندار جلسہ سیرت منعقد ہوا۔ جناب شیخ ضیاء الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر صدر تھے۔ بابو عبدالغنی صاحب نے "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فریضہ تبلیغ کس طرح ادا فرمایا" کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی۔ بعد ازاں مولوی ظفر اسلام صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواجی زندگی کے متعلق تقریر کی۔ گیانی محمد دین صاحب نے بھی رسول کریمؐ کی سیرت پر تقریر کی۔ غیر احمدی ہندو اور عیسائی صاحبان جلسہ میں کثرت سے شریک ہوئے۔ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ نامہ نگار

لدھیانہ میں جلسہ

۲۵ نومبر جلسہ سیرت النبیؐ بخیر وخوبی ختم ہوا۔ اعلان بذریعہ اشتہارات ایک روز پہلے کرا دیا گیا۔ اور معززین کی خدمت میں دعوتی خطوط بھی لکھے گئے۔ مولوی محمد حسن صاحب اور مولوی احمد خان صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی بحیثیت مبلغ اور ازدواجی نقطۂ نگاہ سے دلچسپ پیرایہ میں بیان کی۔ پولیس کا کافی انتظام تھا۔ حاضری معقول تھی۔ اور احمدی غیر احمدی اصحاب کے علاوہ خواتین بھی حاضر تھیں۔ خدا کے فضل سے لوگ اچھا اثر لے کر گئے۔ سید عبدالرحیم سکرٹری

رہتک میں خواتین کا جلسہ

۲۵ر نومبر تاج منزل کے بالاخانہ میں زیر صدارت مسز محمود شاہ صاحب وکیل جلسہ منعقد ہوا۔ ممتاز بیگم صاحبہ نے لیکچر دیا۔ اور مبارکہ بیگم صاحبہ محمودہ خاتون صاحبہ اور زبیدہ صاحبہ نے مضمون پڑھے۔ خاکسار مبارکہ بیگم صاحبہ۔ محمودہ خاتون صاحبہ اور بعض دیگر بہنوں نے نظمیں پڑھیں۔ جلسے میں ہندو مسلم اور عیسائی بہنیں سب شامل تھیں۔ خاکسار ایس جے خاتون

ملتان میں جلسہ

باغ لانگے خاں میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ گیانی واحد حسین صاحب نے تقریر کی۔ مخالفین نے قریب ہی اپنا اڈا جمایا۔ اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف نہایت گند اچھالا اور پست فطرت کا ثبوت دیا۔

خاکسار شیخ محمد حسین

چنیوٹ میں جلسہ

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ زیر صدارت شیخ محمد سعید صاحب وکیل منعقد ہوا۔ خواجہ فخر الدین صاحب پلیڈر، شیخ نذر محمد صاحب۔ لالہ مولچند صاحب وکیل و مرزا محمد سعید صاحب نے تقریریں کیں۔ سامعین کی کافی تعداد تھی۔ ہندو اصحاب بھی موجود تھے۔ خاکسار نذر محمد

لاہور چھاؤنی میں جلسہ

جلسہ سیرت النبی زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔اے۔ ایل۔ایل بی۔ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور منعقد ہوا۔ جناب گیانی تارا سنگھ صاحب۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے۔ اور لالہ رام سدن داس صاحب نے تقاریر کیں۔ صاحب صدر کے نہایت سبق آموز نصائح پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ سکھ صاحبان معقول تعداد میں شامل ہوئے بعض ہندو اصحاب بھی تشریف لائے۔ سکرٹری دعوۃ و تبلیغ

لنگروال میں جلسہ

جلسہ زیر صدارت مولوی عبداللہ صاحب اہل سنت والجماعت امام مسجد منعقد ہوا۔ مولوی محمد احمد صاحب۔ مولوی علی احمد صاحب اور مولوی نورالٰہی صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کیے۔

خاکسار:۔ دین محمد

پاکپٹن ضلع منٹگمری میں جلسہ

۲۵ نومبر۔ سیرت النبی کا جلسہ ہوا۔ جس میں محمد یار صاحب عارف محمد صاحب۔ اور محمد منعم الحسن صاحب مولوی فاضل نے دلچسپ تقریریں کیں۔ اس کے بعد چوہدری غلام احمد خان صاحب وکیل نے اپنی تقریر میں رسول کریم کی ازدواجی زندگی اور آپ کے تبلیغی فرائض کی سرانجام دہی کے متعلق واقعات بیان کرتے ہوئے بدلائل ثابت کیا۔ کہ اگر کوئی نمونہ تمام دنیا کا رہنما ہو سکتا ہے تو رسول کریم صلعم کی ہی ذات ہے۔

خاکسار:۔ عطاء اللہ

جگادہری ضلع انبالہ میں جلسہ

۲۵ نومبر میں زنانہ جلسہ خاکسار کے غریب خانہ پر ہوا۔ مستورات کی تعداد ساٹھ کے قریب تھی۔ مسلمان بہنوں کے علاوہ ہندو اور عیسائی عورتیں بھی شریک جلسہ ہوئیں۔ جو بفضل خدا بہت اچھا اثر لے کر گئیں۔ امتہ الاسلام صاحبہ نے ایک مضمون بعنوان عورتوں پر "حضرت رسول کریم کے احسان" پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد عزیزہ خدیجہ بیگم صاحبہ نے مضمون "محمدؐ کی تلوار" الفضل کے خاتم النبیین نمبر میں سے پڑھ کر سنایا۔ پھر خاکسار نے "ہمارا محمدؐ کیا تھا" پر تقریر کی۔ بعد ازاں جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔

خاکسار:۔ احمدہ بیگم اہلیہ چودہری بشیر احمد صاحب سب جج

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

۲۵ نومبر احمدیہ سکول کے طلبا اور دوسرے ممبران انصار اللہ نے جلوس کی صورت میں مدح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گیت گاتے ہوئے تمام گاؤں کا چکر کاٹا پھر پر رونق جلسہ کیا گیا۔ جس میں غیر احمدی۔ ہندو۔ عیسائی وغیرہ شامل تھے۔ سید نذیر حسین صاحب۔ مولوی شاہ محمد صاحب

اور بوٹے خان صاحب نے تقریریں کیں۔

خاکسار:۔ فضل الرحمٰن صاحب سکرٹری

سیدوالہ میں جلسہ

۲۵ نومبر زیر صدارت میاں غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جلسہ ہوا۔ جس میں ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل نے اچھے پیرایہ میں سیرت النبی پر تقریر کی۔ خاکسار:۔ امام الدین

سامانہ میں جلسہ

کئی روز پیشتر معززین کو بذریعہ خطوط شمولیت اور بعض کو تقریریں کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔ جنہوں نے نام نہاد علماء کے فتووں کی بنا پر شمولیت سے انکار کر دیا۔ لیکن جناب سید باقر حسین صاحب بخاری بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی نے باوجود مخالف حالات اور علالت طبع کے صدارت منظور فرمائی۔

۳ بجے ممبران انصار اللہ کا ایک جلوس مختلف بازاروں اور گلیوں سے نظمیں پڑھتا اور منادی کرتا ہوا گذرا۔ جناب صدر نے افتتاحی تقریر میں غرض انعقاد جلسہ بیان فرمائی بعدہٗ جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب امیر جماعت سامانہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فریضہ تبلیغ کس طرح پورا کیا" پر ایک زبردست تقریر کی۔

صاحب صدر نے اختتامی تقریر میں ان لوگوں کی حالت پر اظہار افسوس کیا۔ جو اختلاف عقائد کی وجہ سے تعصب کی بنا پر جلسے میں شامل نہ ہوئے۔ آپ نے کہا۔ اگر دوسرے مسلمان یہ سمجھتے کہ اس جلسے میں اس رسول (صلعم) کی پاک سیرت بیان ہوگی جس کو ماننے کا وہ دعویٰ کرتے ہیں تو وہ نہ صرف خود اس جلسے میں شامل ہوتے۔ بلکہ اپنے مکان اس غرض کے لئے دے دیتے۔ آپ نے مسلمانوں کی پراگندگی اور مذہبی تعصب پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمارے اندر سے اسلام کی روح نکل چکی۔ اسی لئے ہم لوگوں کی یہ حالت ہوگئی۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے جلسوں میں بھی شامل ہونا پسند نہیں کرتے۔

خاکسار:۔ خلیل الرحمٰن

کھاریاں میں جلسہ

۲۵ نومبر جلسہ ہوا صدر سیٹھ جمعیت رائے صاحب میونسپل کمشنر تھے۔ مخالفانہ کوشش کے باوجود غیر احمدی بھی آئے۔ اور غیر مسلم صاحبان بھی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم اور نظم کے بعد تقاریر ہوئیں۔ حاضرین نے امن و سکون سے سنا۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسار:۔ لعل خان

نور محل میں جلسہ

مقررہ تاریخ کامیاب جلسہ ہوا۔ مطبوعہ اشتہارات کے علاوہ منادی بھی کرائی گئی۔ جلسہ گاہ جھنڈیوں اور قطعات سے

مزین تھی۔ مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل و مولوی محمد حسن صاحب مولوی فاضل کے علاوہ سید محمد اقبال حسین صاحب بی۔اے۔ بی ٹی اور لالہ دیس راج صاحب ایم اے نے مقررہ مضامین پر اور جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے دلچسپ اور جاذب توجہ تقریریں کیں۔ حاضرین نہ صرف معززین شہر اور مذہب و ملت پر مشتمل تھی۔ بلکہ ارد گرد کے دیہات سے بھی مسلمان اور دیگر مذاہب کے معززین شامل جلسہ ہوئے۔ الحمد للہ۔ جلسہ کے اختتام پر اکثر لوگوں نے ایسے جلسوں کے امن عامہ کے لئے مفید ہونے کا اعتراف کیا۔

خاکسار:۔ سید عبدالمجید

پشاور میں جلسہ

جلسہ سیرت النبی ۲۵ نومبر کو فرنٹیئر ہائی سکول میں بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوا۔

صدر جناب شیخ مظفر الدین صاحب مالک امپیریل الیکٹرک سٹور صدر پشاور تھے۔

جناب قاضی محمد یوسف صاحب نے تقریر کی۔ جس میں بتایا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس جرأت اور دلیری سے ان تمام مشکلات اور مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے پیغام خداوندی کو لوگوں تک پہنچایا۔ بعد ازاں مولوی جلال الدین صاحب شمس نے اپنی تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازدواجی اسوہ حسنہ پر دلچسپ تقریر کی۔ خاکسار:۔ عبدالکریم

پیر عادل صاحب میں جلسہ

۲۵ نومبر کو خانقاہ حضرت سلطان غیاث الدین غوث معروف پیر عادل صاحب میں جلسہ کیا گیا۔ جس کے منتظم مخدوم سید غلام رسول شاہ صاحب سجادہ نشین خانقاہ شریف مذکور تھے۔ گاؤں کے اکثر معزز ہندو مسلمان شریک جلسہ تھے۔ علاوہ مخدوم صاحب موصوف کے سید پیران شاہ صاحب اور حکیم بیلا رام صاحب جراح نے خاص دلچسپی لی۔ تقریر صرف میں نے کی۔ جسے دوستوں نے بہت پسند کیا۔

خاکسار:۔ احمد رضا

ڈیرہ غازی خاں میں جلسہ

۲۴ نومبر کے جلسہ کے لئے جلسہ گاہ مناسب طریق پر تیار کیا گیا تھا۔ مولوی مصباح الدین صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان نے "آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فریضہ تبلیغ کی ادائیگی" کے متعلق ایک مبسوط اور معنی خیز تقریر کی۔ ملک عزیز محمد صاحب بی۔اے۔ ایل۔ایل بی پلیڈر نے جلسوں کی غرض و غایت کی وضاحت کے لئے ایک مضمون پڑھا۔ عزیز رشید احمد صاحب سٹوڈنٹ نے بھی تقریر کی۔ حاضری خدا کے فضل و کرم سے کافی تھی اور جو

لنڈن میں مسلمانوں کے قیام وطعام کا انتظام

لنڈن میں یوں تو ہر جگہ ہوٹل اور بورڈنگ ہاؤس موجود ہیں۔ اور ہر قسم کا آرام میسر ہے۔ مگر طالب علموں کے لئے خصوصاً جو مسلمان ہوں۔ آج کل ایک دقت پیدا ہوگئی ہے۔ جو پہلے نہ تھی۔ عموماً نوجوان طالب علم شرفاء کے گھروں میں جاکر رہا کرتے تھے۔ اور وہ خاندان کا ایک ممبر سمجھے جاتے تھے۔ لیکن کچھ عرصہ سے شریف گھرانے بعض نقائص کی وجہ سے اب اس طرح مہمان رکھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور ایک خاص قسم کے گھر پیدا ہوگئے ہیں جنہیں بورڈنگ ہاؤس کہا جاتا ہے۔ یہ گھر تجارتی رنگ میں چلائے جاتے ہیں۔ اور عموماً مشرقی لوگ جہاں ہوں۔ وہاں یورپین لوگ کم رہتے ہیں۔ چونکہ ہندو سکھ مسلمان سب کو اکٹھا رہنا پڑتا ہے۔ اور تفریق نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے ایک مسلمان طالب علم کے لئے کئی قسم کی دقتیں پیش آتی ہیں۔ صبح کی نماز کے وقت اٹھ کر وضو کرنے اور نماز پڑھنے میں دقتیں پیش آتی ہیں۔ علاوہ ازیں ذبیحہ گوشت کا انتظام خاطر خواہ نہیں ہوسکتا۔ پھر رمضان شریف میں یا تو مسلمان روزہ جیسی مبارک چیز سے محروم رہ جاتا ہے۔ یا خرچ زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ یا بے جا تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ یعنی بغیر سحری کھائے روزہ رکھنا پڑتا ہے۔ ان مشکلات کو دیکھ کر ہمارے ایک نومسلم بھائی نے جنکا نام بلال نٹل ہے۔ ایک بورڈنگ ہوس کھولا ہے یہ صاحب ۱۹۲۶ء میں احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو ہائیڈ پارک میں ملے تھے اور اب تک عرفانی صاحب سے نہایت ہی محبت رکھتے ہیں عراق میں ہو آئے ہیں۔ وہاں فوج میں کوارٹر ماسٹر تھے۔ احمدی ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا نام بلال تجویز فرمایا۔ اور مسجد میں جب آتے ہیں تو اذان اور تکبیر وہی کہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے بورڈنگ ہاؤس کا نام "الفضل" تجویز کیا ہے۔ اور ہر طرح ایک مسلمان کے لئے آسانیاں بہم پہنچانے کا ارادہ کیا ہے۔ گوشت ذبیحہ منگایا جاتا ہے۔ حرام چیز کو پاس نہیں آنے دیا جاتا۔ نماز اور روزہ کے لئے ہر قسم کی سہولت پیدا کرنے میں انہیں خاص خوشی ہوتی ہے۔ مسجد کی برکات کا خیال کرتے ہوئے مکان بھی ایسا تجویز کیا ہے۔ جو مسجد کے قریب ہے۔ دو منٹ میں آسانی سے مسجد میں پہنچ سکتے ہیں۔ سٹیشن سے بھی صرف تین منٹ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ۳۷ بس دروازہ کے سامنے سے گزرتی ہے۔ اور اس وجہ سے لنڈن کے مرکز میں صرف ۲۰ منٹ میں انسان پہنچ سکتا ہے۔ مکان میں صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ خوراک نہایت عمدہ مہیا کی جاتی ہے۔ غرض ہر طرح کا آرام ہے۔ اگر کوئی دوست یہاں آئیں۔ تو وہ ان کے لئے رہائش کا عمدہ اور سستا انتظام ہے۔ اس کا پتہ یہ ہے:-

47 upper Richmond Rd
London S.W. 15

ٹیلیفون نمبر Putney 2100 ہے۔ بلال صاحب کی نیت خدمت اسلام ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں:۔ عبدالرحیم درد

علماء سوء کی فتنہ انگیزیاں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد علماءھم شرٌ من تحت ادیم السماء کے مطابق اس صدی کے علماء نے اسلام اور مسلمانوں میں جسقدر فتنے اور شر انگیزیاں کی ہیں۔ ان کا اعتراف مسلمان خود کر رہے ہیں جیسا کہ ذیل کے چند اقتباس سے ظاہر ہے۔

ہفت روزہ اخبار "نیر اسلام" لاہور ۹ نومبر کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

"وقت آگیا ہے۔ کہ ان راز سربستہ عقیدوں کو کھول دیا جائے۔ ان تمام حقیقتوں کو بر سر عام کیا جائے۔ کہ ان تمام فتنوں کے ذمہ دار کون ہیں۔ جنہوں نے ماسوا اللہ کے کوئی قسم ایسی نہیں۔ جس کی طرف انہوں نے پرستش کے لئے کوئی حیل و مکر نہ بنایا ہو۔ اور پیٹ بھر پوجا نہ کرائی ہو۔ وہ کونسا شرک ہے۔ جو ان درہم و دینار کے بندوں سے سرزد نہ ہوا ہو۔ تم جانتے ہو یہ کون ہیں؟ جنکو درہم و دینار اور حکومتوں اور بادشاہوں کے طواغیت کے پجاری اور دین خالص میں فتنوں کے محرک کہا گیا ہے۔ وہ ہمارے علماء سوء ہیں۔ جنہوں نے حجازی اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے یہود و نصاریٰ کی پیروی کی۔ اور مسلمانوں میں ایک بھی دین الخالص اور حق پرستی کے لئے نہ رہنے دیا۔ ہر ایک نے چاروں طرف حیل و مکر کے جال پھیلا دیئے"۔

"آج مسلمانوں کی ہر گمراہی علماء سوء کی پیدا کردہ ہے کیا اس حقیقت سے انکار کیا جاسکتا ہے۔ کہ ہر گمراہی کی ذمہ داری ان علماء سوء پر نہیں ہے؟ اور یہ بہتر سے ایک صدی۔ بلکہ ایک صدی سے زیادہ فرقے اور گمراہیاں ان علماء سوء کی پیدا کردہ نہیں ہیں۔؟ جنہوں نے اسلام کی ٹھوس وحدت کو ایسی بیدردی سے شکست دی ہے۔ کہ آج اس میں تفریق اور پھوٹ یہاں تک بڑھ چکی ہے۔ کہ الامان۔ الحفیظ!!

"کیا یہی علماء سوء نہیں ہیں۔ جنہوں نے اخیار و صالحین و مصلحین کی بیخ کنی کی؟ کیا یہ وہ علماء سوء نہیں ہیں۔ جنہوں نے بادشاہ کو برانگیختہ کر کے حضرت امام مالکؒ کے شانے اکھڑوائے تھے؟"

"دوستو۔ حضرت امام ابو حنیفہ کو قید خانے میں کس نے ڈلوایا تھا۔ جہاں سے آپ زندہ باہر نہ نکل سکے؟ کیا یہی علماء سوء نہ تھے۔؟ جنہوں نے حامل شریعت حضرت امام احمد بن حنبل کی پیٹھ پر خون کے فواروں کا تماشا دیکھا تھا۔ کہاں تک بیان کیا جائے۔ ان علماء سوء کے فتنوں اور حیل و مکر سے تاریخ بھری پڑی ہے۔ جنہوں نے الحادیت اور مجوسیت کی راہیں کھولی ہیں۔ ان علماء سوء کا کچا چٹھا کہاں تک پڑھا جائے۔ انہوں نے اسلامی وحدت کو کہاں تک نقصان پہنچایا اور مسلمانوں کو بام عروج سے گرا کر اس بدترین قعر مذلت میں لا ڈالا ہے۔ جس کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔"

"ان رسموں کے پیدا کرنے والے یہی حیل و مکر علماء سوء ہیں۔ اور ان کا سب سے بڑا حربہ یہ ہے۔ کہ وہ عوام کو جاہل رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ اپنا الو سیدھا کر سکیں"۔

ایسے وقت میں درد مند مسلمان غور فرمائیں۔ کہ اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں کو بچانے کے لئے کسی مصلح اور نبی کا آنا ضروری ہے۔ یا نہیں؟ ہر عقلمند یہی جواب دے گا۔ کہ ضروری اور سخت ضروری ہے:۔ خاکسار نذیر احمد میانوی

اردو لٹریچر کی مفت تقسیم

میرے پاس کئی لاکھ پوسٹر اور پمفلٹ گذشتہ زمانہ کے رکھے ہوئے ہیں۔ جن میں ۱۳۲ اقسام کے مذہبی۔ سیاسی۔ اصلاحی مضامین کے میرے لکھے ہوئے پوسٹر ہیں۔ اور بہت سی اقسام کے مفید عام پمفلٹ ہیں۔ جنکو میں اردو زبان کی ترقی و تبلیغ کے لئے مفت تقسیم کرنا چاہتا ہوں۔ ان کی ایک ایک کاپی کا مشترکہ مجموعہ اتنا وزنی ہے جس میں اندازاً چار آنے محصول خرچ ہوگا۔ اخبار الفضل کے ناظرین اگر اس لٹریچر کو پڑھنا یا پاس رکھنا چاہیں۔ تو چار آنے کے ٹکٹ بھیج کر مفت منگا سکتے ہیں۔ محصول لئے بغیر کسی فرمائش کی تعمیل نہیں ہوگی۔ پیکٹ رجسٹرڈ نہیں ہوگا:۔

اس لٹریچر میں کوئی تجارتی فہرست یا اشتہار نہیں ہوگا۔ پورا لٹریچر

ایک باموقعہ چاہی رقبہ فروخت ہوتا ہے

اس وقت قادیان کے پاس ایک باموقعہ چاہی رقبہ قابل فروخت ہے یہ رقبہ موضع بھینی میں ہے اور ریلوے یارڈ قادیان کے ساتھ متصل جانب مشرق واقع ہے۔ کُل رقبہ جو قابل فروخت ہے باسٹھ کنال پانچ مرلہ ہے۔ یعنی آٹھ گھماؤں سے کچھ کم ہے۔ جس میں ایک سالم چاہ آبپاشی معہ سامان لگا ہوا ہے۔ یہ رقبہ زرعی لحاظ سے بھی اچھا ہے اور سکنی لحاظ سے بھی باموقعہ ہے اور آبادی کے عین رُخ پر ہے۔ جو احباب اس رقبہ کو خریدنا چاہیں وہ خود قادیان آکر یا کسی کو اپنی طرف سے مختار مقرر کر کے رقبہ دیکھنے کا انتظام کر لیں۔ قیمت یکمشت نقد وصول کی جائیگی۔ رجسٹری کی صورت میں اخراجات رجسٹری خریدار کے ذمہ ہونگے۔ خریدار اقوام زراعت پیشہ سے تعلق رکھتا ہو تو بہتر ہے۔

فقط۔ خاکسار۔ مرزا بشیر احمد قادیان ۲۴/۱۱/۳۴

قادیان میں اندرون قصبہ ایک مکان نیلام ہوتا ہے

قادیان میں اندرون قصبہ کے مشرقی سمت مولوی غلام رسول صاحب افغان کا مکان ۴۷ فٹ × ۶۲½ فٹ برلب ڈھاب مشتمل دو کوٹھڑی اور فراخ صحن قابل نیلام ہے۔ نصف رہائشی جگہ اور نصف صحن ہے۔ مشرقی اور پچھلی دیوار غلافی ہے۔ باقی عمارت سب خام ہے مکان کے حدود اربعہ حسب ذیل ہیں۔

شمال میں مکان مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال جنوب میں زرعی زمین۔ شرقاً شارع عام ہے۔ غرباً ڈھاب

یہ مکان ۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء کو موقعہ پر نظارت امور عامہ کے زیر انتظام ایک بجے دن کے بعد دوپہر نیلام ہوگا۔ ضرورت مند احباب موقع پر پہنچ کر بولی دیں۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

خوبصورت اور مضبوط دانت

اگر آپ کے دانت خراب اور درد کرتے ہوں۔ ڈاڑھیں کھوکھلی اور ہلنی شروع ہو گئی ہوں۔ مسوڑوں سے خون۔ ماس خورہ۔ خراب اور بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہو تو امراض دندان کے علاج کیلئے ۵ قسم کی ادویات فوراً طلب کر یں اور حسب قواعد ان کو استعمال میں لادیں۔ مندرجہ بالا امراض کیلئے آپ کے دانتوں کو ٹھنڈی میٹھی خوشبودار کریمیں فائدہ نہیں دے سکتیں۔ جب تک کہ ان گندے جراثیم کو دانتوں کی جڑوں سے باہر نہ نکالا جائے۔ ڈنٹل کریم۔ ڈنٹل لوشن نمبر ۱ نمبر ۲ ڈنٹل پوڈر نمبر ۱ نمبر ۲ مجموعہ قیمت عہ مجرب فی الحال ہے

منیجر دواخانہ فقیر احمد خاں احمدی حکیم حاذق ماہر امراض دندان اجالندھر چھاؤنی

گرم کوٹوں اور کٹ پیس کے نئے اور پرانے خریداروں کو اطلاع

عید مبارک پر

مردانہ۔ زنانہ۔ اور بچوں کے کپڑے بنانیکا نادر موقع

نیا چالان آگیا ہے۔ عمدہ اور نئے نئے ڈیزائن کا کٹ پیس ٹکڑا بڑا چھوٹا ہر قسم گرم کوٹوں کی تجارت موسم سرما میں ایک نفع بخش تجارت ہے۔ عقلمند آدمی موسم سرما کے چند ماہ میں سال بھر کی معاش پیدا کر لیتے ہیں۔ ہم بھی چوڑی لسٹوں اور اشتہاری عبارت آرائی سے قوم کو دھوکا دینا نہیں چاہتے۔ کٹ پیس کی گانٹھ ۲۵ روپیہ سے ۲۰۰ روپیہ تک موجود ہے۔ آرڈر کے ہمراہ ۲۵ فیصدی پیشگی آنی لازم ہے۔ خط و کتابت میں دقت کی قدر کریں۔

نمبر حوالہ	قسم کوٹ	کوٹ تعداد	خاص درجہ	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم
۱	مردانہ ہاف کوٹ سرج بانات وغیرہ	۱۰۰	۱۹۵	۱۴۰	۱۲۴	۷۴
۲	" " " قسم اعلےٰ	۱۰۰	۲۲۰	۱۵۰	۱۳۰	۸۰
۳	اوور کوٹ بہت وزنی لمبا	۵۰	۱۸۰	۱۳۸	۹۵	۷۲
۴	چیسٹر فراک کوٹ۔ لمبا کوٹ	۵۰	۱۱۵	۸۵	۷۰	×
۵	لڑکوں کے ہاف کوٹ ۱۲ سے ۱۶ سال تک	۱۰۰	۱۲۰	۱۰۰	۸۵	×
۶	گرم ویسکوٹ	۲۰۰	۱۱۵	۹۲	۸۸	×

اٹالیہ اور فرانس کے نئے کمبل اور ہر قسم کے رنگ موجود ہیں۔

دی ڈچ کمرشل کمپنی بمبئی نمبر ۸

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پنجاب کونسل میں ۳۰ نومبر قرضہ بل آخری شکل میں پاس ہوگیا۔ پنڈت نانک چند نے کہا کہ اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری تقریروں کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ لیکن غیر زراعت پیشہ لوگوں کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے۔ کہ اس بل کے خلاف آخری مرتبہ احتجاج کریں۔ اگر یہ بل قانون بن جائیگا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ زمینداروں کو ضرورت کے وقت قرضہ نہ ملے گا اور وہ بھوکے ہیں چوریوں۔ ڈکیتیوں اور قتل کا بازار گرم ہو جائیگا۔ کسی ساہوکار کی ڈگری نہ وصول ہو سکے گی۔ شری متی لیکھوتی جین نے کہا۔ یہ بل ایک بھیڑیا ہے جو ہندو قوم کو نگلنے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ لیکن وہ قوم جس کے پاس دماغ ہے اس طرح مر نہیں سکتی۔

مہاراجہ بیکانیر ۲۹ نومبر اپنے خاص عملے کے ساتھ سپیشل گاڑی کے ذریعہ کپورتھلہ سٹیشن پر پہنچے۔ مہاراجہ کپورتھلہ ٹکا راجہ صاحب اور دیوان سر عبدالحمید نے ریلوے سٹیشن پر آپ کا خیر مقدم کیا۔

کراچی اور لاہور کے مابین ۴ دسمبر سے ہوائی ڈاک کا سلسلہ جاری ہو جائیگا۔ اس پہلی پرواز کی یاد میں محکمہ ڈاک کی طرف سے ایک خاص ٹکٹ جاری کیا جائیگا۔ جو ان اشیاء پر لگایا جا سکیگا۔ جو اس ہوائی ڈاک کے ذریعہ بھیجی جائیں گی۔ یہ ٹکٹ عارضی ہونگے۔

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر دارالامراء میں ۷ا دسمبر سے مباحثہ شروع ہو جائے گا۔ دارالعوام میں ۱۰ سے ۱۲ دسمبر تک ہوگا۔

مہاراجہ کپورتھلہ نے۔ ۳۰ نومبر کی اطلاع کے مطابق چودھری عبدالعزیز بیگو والیہ کے بھائی کیپٹن عزیز احمد اور لفٹنٹ محمد صدیق کو ملازمت پر بحال کر دیا ہے۔

دارالعوام میں ۲۹ نومبر کو مسٹر چرچل نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی کی فضائی قوت بہت بڑھ رہی ہے۔ اور وہ ہفتہ عشرہ میں گولہ باری سے لندن کو تباہ کر سکتا ہے۔ اس کے بالمقابل ہمارے خود حفاظتی کے انتظامات ناکافی ہیں۔ مسٹر بالڈون نے جواب میں کہا۔ کہ جرمنی کی فضائی قوت کے متعلق بیانات میں مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔ جرمنی کی فضائی قوت برطانیہ کی فضائی قوت سے نصف بھی نہیں۔

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی صدارت میں یکم دسمبر کی شام مینارڈ ہال لاہور میں جسٹس آغا حیدر صاحب آف لاہور ہائی کورٹ کا ایک لیکچر "یورپ کے جدید سفر میں میرے تاثرات" کے موضوع پر پنجاب لٹریری لیگ کے زیر اہتمام ہوا۔

مجلس احرار کے جنرل سیکرٹری مولوی مظہر علی صاحب اظہر وکیل خاص لاہور شہر میں جو احرار کا مرکز ہے۔ ایک مسلم وارڈ کی طرف سے میونسپل کمشنری کے امیدوار تھے۔ مقابلہ کا نتیجہ ۳۰ نومبر ظاہر ہو گیا اور ایک نوجوان مسٹر فرخ حسین بیرسٹر کے مقابلہ میں آپ نے بری طرح شکست کھائی۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کو اپنے مرکز میں کہاں تک قبولیت حاصل ہے۔

حکومت اٹلی سے روما سے ۳۰ نومبر کی اطلاع کے مطابق سرکاری گزٹ میں ایک نیا قانون شائع کیا ہے۔ جس کے رو سے فوجی خبروں کی اشاعت ممنوع قرار دیدی گئی ہے۔

ڈاکٹر ستیہ پال پریذیڈنٹ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی یکم دسمبر کی شب لاہور میں اپنے مکان پر گرفتار کر لئے گئے۔ گرفتاری اس تقریر کی بناء پر ہوئی ہے۔ جو کچھ عرصہ ہوا اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں مسٹر آصف علی کی حمایت میں آپ نے دہلی میں کی تھی۔ آپ کو دو ہزار کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

فوا کھلی (بنگال) سے یکم دسمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک دوکاندار کو بھگت سنگھ۔ راجگرو اور سکھدیو کا گروپ فوٹو قبضہ میں رکھنے کے الزام میں چھ ماہ قید کی سزا دی گئی ہے۔

قاہرہ سے ۳۰ نومبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ نئے وزیر اعظم نسیم پاشا کے مشورہ کے مطابق شاہ فواد نے ایک فرمان کے ذریعہ کانسٹی ٹیوشن کو منسوخ کرتے ہوئے پارلیمنٹ کو توڑ دیا ہے۔

پنجاب کونسل کے بائیس ہندو سکھ مسلم ارکان نے ۲۹ نومبر کی اطلاع کے مطابق مہاراجہ صاحب کپورتھلہ سے بذریعہ تار استدعا کی ہے۔ کہ چودھری عبدالعزیز بیگو والیہ کو رہا کر دیا جائے۔

گورنر پنجاب بہ اجلاس کونسل نے لاہور سے ۳۰ نومبر کی اطلاع کے مطابق ایک اشتہار بعنوان "ریاست جنید کے مسلمانوں پر مظالم" کو جسے سیکرٹری مجلس احرار رہتک نے شائع کیا تھا۔ بحق ملک معظم ضبط کر لیا ہے۔

سردار پٹیل سابق صدر کانگرس کے متعلق بعض ہندو اخبارات نے لکھا تھا۔ کہ انہوں نے ناگپور میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ کانگرس وائٹ پیپر کے مجوزہ آئین کو تباہ کرنے پر تُلی ہوئی ہے۔ بمبئی سے یکم دسمبر کی اطلاع ہے کہ سردار صاحب نے اس کی تردید کی ہے۔ آپ کا بیان ہے۔ کہ آپ نے صرف یہ کہا تھا۔ کہ کانگرس سلیکٹ کمیٹی کی تجاویز کو مسترد کرتی ہے۔

سر محمد یعقوب ہیگ کی الہ آباد سے ۲۹ نومبر کی اطلاع کے مطابق ۸ دسمبر کو یوپی کی گورنری کا چارج سر ہیری ہیگ کے حوالہ کر کے اسی دن بمبئی روانہ ہو جائیں گے۔ اور پہلے جہاز سے جنوبی افریقہ روانہ ہو نگے۔ مساوی حقوق افریقہ کی اقتصادی سروے کے لئے افریقن گورنمنٹ نے دو سال کے لئے آپ کی خدمات حاصل کی ہیں۔

حکومت جرمنی نے ایک نیا قانون نافذ کیا ہے جس کے رو سے وہ خاندان جس کے چھ بچے ہوں۔ انکم ٹیکس سے مستثنیٰ سمجھا جائے گا۔ اس کی غرض یہ ہے کہ بچوں کی پیدائش میں اضافہ ہو۔

ماسکو سے ۳۰ نومبر کی خبر ہے کہ اشتراکی حکومت نے اپنے پانچ سالہ پروگرام میں عوام الناس کے کھانے کا جو انتظام کیا تھا۔ اسے اشتراکی جماعت اعلیٰ نے مسترد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ وہ کامیاب نہیں ہو سکا۔

انگورہ سے ۲۹ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ عساکر ترکیہ کے بڑے بڑے افسر آج کل دیہات کا دورہ کر رہے ہیں اور آئندہ جنگ کے متعلق تقریریں کرتے اور عوام الناس کو زہریلی گیسوں سے محفوظ رہنے کے عملی طریقے سکھاتے ہیں۔ حفاظت کے لئے غلاف پہن کر لوگوں کو سکھاتے ہیں۔ شہروں اور دیہاتوں میں زمین دوز مکان بھی بنائے جا رہے ہیں۔

لندن سے یکم دسمبر کی خبر مظہر ہے کہ جب تک کانگرس اسمبلی میں اپنی پالیسی کے متعلق آخری فیصلہ نہیں کر لیتی۔ گورنمنٹ ہند حکومت برطانیہ کو اصلاحات کے متعلق اپنی مراسلت ارسال نہیں کرے گی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لارڈ ولنگڈن مجوزہ سکیم میں ایسی اصلاح کا مشورہ دینگے جس سے برل بھی مطمئن ہو سکیں۔

کلکتہ یونیورسٹی نے ۱۴۶ نظربندوں کو ۱۹۳۵ء کے مختلف امتحانات میں شامل ہونے کی اجازت دیدی ہے۔

حکومت ہند کے محکمہ مال کا دہلی سے ۳۰ نومبر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ان پوسٹ آفس کیش سرٹیفکیٹوں پر جو یکم دسمبر کے بعد جاری کئے جائینگے۔ مزید تخفیف کر دی گئی ہے اب ایک ہزار کے کیش سرٹیفکیٹوں پر -/۸/-۸۶۲ ادا کرنے ہونگے۔

پنجاب گورنمنٹ نے لاہور سے یکم دسمبر کی اطلاع کے مطابق ایک پنجابی پمفلٹ موسومہ قصہ عاشق رسول عرف غازی [illegible] ضبط کر لیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی